www.emarsiya.com

بضعۃ البتول

تخلیق کے کمال کا حاصل ہے آدمی

انتساب

میں اپنی یہ کوشش اپنی والدہ سیدہ کنیز شیریں مرحومہ بنت سید عوض علی مرحوم سے منسوب کرتا ہوں۔

آثر سلطانپوری

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

تبصرہ

محترمہ سیدہ عصمت نرگس صاحبہ

پرنسپل کنز گرامر اسکول کراچی

یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے امتحان کا پرچہ عبادت الٰہی ہے اور عبادت الٰہی کی مثال چہاردہ معصومینؑ ہیں جن کے لئے شاعر کہتا ہے ع۔ فطرت کا دل نظام خدا کا دماغ ہیں۔ انہی کے ذکر سے سکون ملتا ہے کیونکہ ان کا ذکر ذکر خدا ہے اور ان برگزیدہ ہستیوں کا وجود ہمارے لئے باعث تقویت ہے جو صرف دنیا ہی میں نہیں بلکہ سکراتِ موت اور حشر تک ہمارے معاون و مددگار رہیں۔

زیرنظر مرثیے میں بی بی زینبؑ کی ان محنتوں کا ذکر ہے جو کربلا کی مہم میں انہوں نے اپنے بھائی حسینؑ کی شریک و معاون رہ کر انجام دیں سچ تو یہ ہے کہ مقصد حسین کو اجاگر کرنے والی یہی بی بی ہیں۔ کربلا سے لے کر شام تک اسیروں کی دیکھ بھال کرنے والی زینبؑ ہیں، ظالم سے نفرت اور مظلوم سے محبت کی بنیادیں رکھنے والی زینب ہیں، دربار یزید میں جہاں تمام ممالک کے نمائندے اور سفیر موجود تھے آپ نے وہ تاریخ ساز جلیل القدر خطبہ دیا جس نے یزید کو اس کی اصلی حیثیت میں دنیا کے سامنے لا کھڑا کیا۔

آپ نے فرمایا، اے یزید یہ زمانے کے نشیب و فراز ہیں کہ علیؑ کی بیٹی تجھ سے مخاطب ہے ورنہ

ع...... تجھ سے سفیہ و پست سے زینب ہو ہم کلام۔ للکار کر کہا اے طلقا کے پسر غرور نہ کر

ع...... تیری مثال سورۃ اصحاب فیل ہے۔ جیسے ابرہہ کا لشکر آن واحد میں غارت ہوا تیری سلطنت بھی چشم زدن میں تباہ ہونے والی ہے۔

ان ہی واقعات کی اس مرثیے میں ترجمانی کی گئی ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ پورا مرثیہ ادب و آداب کا نمونہ ہے اور شاعر کے اعلیٰ ذوق کا آئینہ دار ہے۔ خداوند عالم کے حضور التجا ہے کہ وہ اثر صاحب کی اس کوشش کو قبول فرمائے آمین ثم آمین

کنیز شہزادۂ نرجس

عصمت نرجس

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِضعتہ البتول

(۱)

تخلیق کے کمال کا حاصل ہے آدمی　　یہ ساری کائنات ہے تن دل ہے آدمی
اپنے شرف سے آپ ہی غافل ہے آدمی　　آدمؑ کے افتخار کا حامل ہے آدمی
آدمؑ کے افتخار میں کاہے کو شک کریں
ایسا تو آدمی ہو کہ سجدے ملک کریں

(۲)

اے حُسنِ ارضیات و جمالِ سماویات　　تو نے دیئے بشر کو یہ خوشرنگ شش جہات
ہر عضوِ تن پہ جیسے ہیں دل کے تصرّفات　　بس میں بشر کے کیوں نہیں ہر جزوِ کائنات
جب ساری کائنات مُسخّر بشر میں ہے
پھر کیوں ذلیل و خوار بشر اپنے گھر میں ہے

(۳)

آواز آئی آنکھ سے آئے نظر تو دیکھ　　میرے سوا ہیں کتنے خدا طاق پر تو دیکھ
میری بدیہیات کا دشمن بشر تو دیکھ　　اوروں کے گھر کی فکر نہ کر اپنا گھر تو دیکھ
آدمؑ کی اصل نسل مٹاتا ہے آدمی
بندر کو اپنی اصل بتاتا ہے آدمی

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴)

کہتا ہے اس جہان کا خالق خدا نہیں
اشیائے کائنات ہیں سب طبع آفریں
فطرت سے مادّہ کہیں کنکر کہیں نگیں
اللہ پر یقیں نہیں فطرت پہ ہے یقیں
معمورۂ حیات کو شاہد بنالیا
فطرت کو ہر وجود کا موجد بنا لیا

(۵)

کہتا ہے انتہا تو ہے ہر ابتدا کے بعد
ہوتی ہے ابتدا بھی کہیں انتہا کے بعد
فطرت وجود میں نہیں ہوتی فنا کے بعد
مٹّی ہے یہ وجود بشر بھی قضا کے بعد
مٹّی سے کون گوشت کے ریشے بنائے گا
بوسیدہ ہڈیوں کو کوئی کیا جلائے گا

(۶)

پوچھا کسی وجود سے کیا چیز ہے حیات
کہنے لگا کہ ذات ہے مجموعۂ صفات
اب یہ وجود عینِ صفت ہے کہ عینِ ذات
فطرت وجود سے ہے کہ فطرت سے کائنات
مرغ اور تخمِ مرغ کا دلدل ہے کیا کرے
آگے توہمات کا جنگل ہے کیا کرے

(۷)

اپنی ہی زندگی کو جو سمجھا نہیں بشر
سرچشمۂ حیات کی کیا ہو اُسے خبر
حق کے مقابلے پہ ڈٹا بھی ہے بے ہنر
باطل کرے خدا کے نظریئے بیک نظر
اللہ کے نظام کو زیر و زبر کرے
مقصد ہے کائنات کی وسعت کو سر کرے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۸)

تسخیرِ کائنات کا سودا جو سر میں ہے　　فکرِ خلا نورد مسلسل سفر میں ہے
شاید کوئی فریبِ نظر پھر نظر میں ہے　　رودادِ ماہ رفت و گذشتِ بشر میں ہے
نکلے تھے بھیک لعل کی گوہر کی مانگنے
بھرلیں خذف سے جھولیاں آرم اسٹرانگ نے

(۹)

ہے زیرِ غور چاند مہم کا معاملہ　　گنئے حساب کیجئے کیا کھویا کیا ملا
چاندی ملی کہ چاند پہ سونا پڑا ملا　　دونوں گنوادیئے نہ مگر مدّعا ملا
فاتح ہوئے تو چاند پہ محفل کہیں ہوئی
دوبارہ دیکھنے کی بھی ہمّت نہیں ہوئی

(۱۰)

پروردگار یہ تو بشر کے ہیں ہمہمے　　جو اپنے دم کے داغنا رہتا ہے دمدمے
باطل کے پاؤں معرضِ حق میں کبھی جمے　　آخر کہیں تو دوڑ خرافات کی تھمے
ظاہر کے ہاتھ کب تلک انساں بکا رہے
کچھ کشف ہو تو وعدوں پہ دل بھی ٹکا رہے

(۱۱)

پردہ خیال سے جو ہٹا روشنی ہوئی　　بادِ سحر چلی تو فضا شبنمی ہوئی
آدمؑ کے افتخار کی کھیتی ہری ہوئی　　توصیف ہر لحاظ سے انسان کی ہوئی
خود آنکھ موندلے تو سمجھ کا فتور ہے
انسانیتؑ تجلّیِ عقل و شعور ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۲)

اس عالمِ وجود کا محور بشر میں ہے   مَوّاج زندگی کا سمندر بشر میں ہے
بے شبہ کائنات مُسخّر بشر میں ہے   موجود ایک عالمِ اصغر بشر میں ہے
پہلے تو اپنے آپ کو پاجائے آدمی
پھر ساری کائنات پہ چھا جائے آدمی

(۱۳)

ہوتا ہوا وہ عرش سے آیات کا نزول   انساں سمیٹتا ہوا اخلاق کے اصول
سینے سے خاروخس کو لگائے ہوئے رسولؐ   کھلتے ہوئے انا بشر مثلکم کے پھول
یہ اور بات عرش سے بھی رسم و راہ ہے
یُوحیٰ اِلَیّ گفت و شُنیدِ الٰہ ہے

(۱۴)

یہ رسم و راہ عرش سے کب سے تھی کب نہ تھی   کیا شرح کب کی ہو کوئی میزان جب نہ تھی
اس عالمِ وجود کی بزمِ طرب نہ تھی   مخلوق جُز حضور کوئی پیش رب نہ تھی
پہلے پہل خدا کو وہ سجدہ حضور کا
ہوتا تو کوئی دیکھتا دو ہونا نور کا

(۱۵)

مسجد میں اب ادھر تھے محمدؐ اِدھر علیؑ   اللہ کا تھا ایک پیمبرؐ تو اک ولی
دو ذات سے یہ کارگہِ زندگی چلی   دو ہاتھ سے حیات کی اک آرسی ڈھلی
آئینۂ حیات میں جلوہ مچل گیا
جھپکی پلک تو عالمِ ایجاد ڈھل گیا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۶)

اسلام ہے علیؑ و محمدؐ سے منجلی لے کر انہیں کا نور کرن پر کرن چلی
دو نام یہ تو وردِ زباں ہیں خفی جلی اس گھر میں ورنہ سب ہی محمدؐ ہیں سب علیؑ
فطرت کا دل نظامِ خدا کا دماغ ہیں
ایسے ہماری راہ میں چودہ چراغ ہیں

(۱۷)

کلمہ نہیں نہ ہو جو شہادت رسولؐ کی ہوتی نہیں درود میں شرکت رسولؐ کی
جب تک بنے نہ آل معیّت رسولؐ کی کافر پہ ان کا قہر ہے شدّت رسولؐ کی
مومن پہ رحم و مہر و محبّت عمیم ہیں
رحمت پکارتی ہے یہ بندے رحیم ہیں

(۱۸)

پائیں گے ان کو آپ رکوع و سجود میں جب ہے رکوع ہست ہے سجدہ ہے بود میں
غائب غیوب میں ہیں تو شاہد شہود میں سیمائے سجدہ حُسن ہیں ان کے وجود میں
لکھّا ہوا خُدا کی کتابوں میں حال ہے
اِلّا لِیَعبُدُون انہیں کی مثال ہے

(۱۹)

ایسی صلوٰۃ بن گئی جو دین کا عمود سجدوں سے ان کے بھر گیا اسلام کا وجود
یاں کثرتِ سجود وہاں کثرتِ درود شرمائی اگلی پچھلی عبادات کی نمود
ثقلین کے حساب میں جتنی رقم رہی
وہ تو علیؑ کی ایک ہی ضربت سے کم رہی

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۰)

اللہ کو جو حسبِ مشیئت ملیں ذوات دیدی انہیں کے ہاتھ میں تقدیرِ کائنات
تقویم، قدر، برج، ستارے تجلّیات کہہ دیں یہ دن کو رات تو ہو جائے دن بھی رات
تعمیلِ حکم میں نہ تامُّل نہ دیر ہو
قالین کی شبیہ حقیقت میں شیر ہو

(۲۱)

اب ان کے اختیار میں مخلوق ہے تمام جو سنگریزہ ہاتھ سے مس ہو کرے کلام
جو نخل راہ میں ہو جھکے از پئے سلام چوکھٹ پہ سجدہ ریز ملائک ہوں صبح و شام
آزاد کوئی چیز نہیں ماء وطین میں
ہر شے گھری ہوئی ہے امامِ مبین میں

(۲۲)

کہئے جسے ولی جسے حق کا پیامبر مانی ہوئی ہے بات کہ دونوں ہی تھے بشر
انگلی اٹھی جو اِس کی تو دو ہو گیا قمر اُس کی طلب پہ شمس پلٹ آیا ڈوب کر
خم اور کائنات کا سر کتنا چاہیے
اب اور اختیارِ بشر کتنا چاہیے

(۲۳)

اللہ نے رسولؐ کو کوثر عطا کیا آئینۂ نساء کو جوہر عطا کیا
نسوانیت کے حُسن کو زیور عطا کیا مستور کو حجابِ پیمبر عطا کیا
دی مرد کو شریعتِ مرداں رسولؐ نے
عورت کو دی شریعتِ نسواں بتول نے

Scanned with CamScanner

(۲۴)

اک بضعۃُ البتول علیؑ کو عطا ہوئی　　زینت پدر کی دختر خیرُ النسّاء ہوئی
جیسے بتولؑ عزّتِ خیر الوریٰؐ ہوئی　　بنتِ بتولؑ عزّتِ خیبر کشا ہوئی
وہ بضعۃُ الرّسولؐ رسالت کا زین تھی
یہ بضعۃُ البتولؑ شریک حسینؑ تھی

(۲۵)

تھا اہلبیت پاک میں زہراؑ کا جو مقام　　دیتے تھے مرتبہ وہی زینبؑ کو خاص و عام
بیٹی کو ماں جو کہتے تھے پیغمبرؐ انام　　ماں، بعد ماں کے کہتے تھے زینبؑ کو دو امام
زہراؑ کے آئینے میں پیمبرؐ تھے رات دن
زینبؑ کے سامنے علی اکبرؑ تھے رات دن

(۲۶)

زہراؑ کے دن بدل کے ہوئے جارہے تھے رات　　زینبؑ کی ایک شامِ غریباں کی واردات
زہراؑ سے بدلی بدلی خباثت لۂ کی ذات　　زینبؑ حسینیت میں بھرے حیدری صفات
زہراؑ گئیں مدینے کے دربار عام میں
زینبؑ کا داخلہ ہوا دربار شام میں

(۲۷)

دل میں سراجِ عزمِ وفا کی تجلیاں　　آنکھوں میں انقلاب شہادت کی بجلیاں
ہاتھوں میں تخت و تاج حکومت کی دھجیاں　　پیروں تلے ثباتِ قدم کی بلندیاں
سیرت پیمبروں کی امانت لئے ہوئے
صورت حسینیت کی ضمانت لئے ہوئے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۸)

دربار شام آج غضب ہے سجا ہوا آئینہ خود مرقعِ حیرت بنا ہوا
ہے تخت پر یزید نجس جھومتا ہوا جامِ شراب ناب ہے منہ سے لگا ہوا
کتنے مقدسین نما رکن دین کے
پائے سے لگ کے بیٹھے ہیں تختِ لعین کے

(۲۹)

کرسی نشیں سفیر ممالک کے اک طرف اک سمت مملکت کے رئیسانِ با حلف
ہے سامنے عوام کا انبوہ صف بہ صف استادہ عین وسط میں ہے آلِ من عرف
نذرِ یزید فرقِ مطہر حسینؑ کا
طشتِ طلا میں پیش ہوا سر حسینؑ کا

(۳۰)

تھی ہاتھ میں یزید کے ایک بید کی چھڑی بیدیں نے رکھ کے دانت پہ حضرت کے بات کی
کیسا خدا کا دین کہاں کی پیمبری آیا کوئی فرشتہ نہ اُتری کوئی وحی
افکار ہاشمی تھے نبوّت کا ڈھونگ تھا
یہ سب کا سب حصولِ حکومت کا ڈھونگ تھا

(۳۱)

اموی جوان قتل محمدؐ نے کر دیئے کیا شیر تھے جو ہاشمی تیغوں پہ دھر لئے
تلوار ہاتھ سے نہ چھٹی جب تلک جئے مر مر گئے نگوں نہ مگر دب کے سر کئے
لیتا اگر عیوض نہ محمدؐ سے اس طرح
ہوتا شمار پھر بنی خندف میں کس طرح

شفق ۱۰

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۲)

گن گن کے قرض آلِ علیؑ سے چکالئے　　چُن چُن کے قتل شیرِ محمدؐ کے کر دیئے
اے کاش ہوتے آج وہ مقتول بدر کے　　طوفان اپنے خون کا آنکھوں سے دیکھتے
خوش ہو کے کہتے کم ترے بازو کا بل نہ ہو
شاباش اے یزید تیرا ہاتھ شل نہ ہو

(۴۳)

گونجا علیؑ کے لہجے سے دربار دفعتاً　　کانوں میں آئی لفظوں کی جھنکار دفعتاً
طرزِ خطاب بن گیا تلوار دفعتاً　　چمکی زباں کی تیغ شرربار دفعتاً
سب دم بخود تھے بنتِ علیؑ بولنے لگی
زینبؑ حقیقتوں کے گُہر رولنے لگی

(۴۴)

نامِ اللہ جس سے ہر آغاز ہے حَسیں　　مصداق ساری حمد کا ہے ربِّ عالمیں
اللہ کا درود پئے ختمِ مرسلیںؐ　　ان پر سلام امرِ خدا کے ہیں جو امیں
نعمت تمام میرے اب وجد کے نام پر
رحمت تمام آلِ محمدؐ کے نام پر

(۴۵)

بے شبہ برملا ہے یہ فرمانِ کبریا　　لوگوں نے اختیار بدی کی بُرا کیا
آیاتِ حق کا جان کے بطلان کر دیا　　حق کی نشانیوں کو تمسخر بنا لیا
واللہ مسخرے ہیں یہ جن کا شعار ہے
کتنا مہیب السوء کا انجام کار ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۶)

بعد اس کے سُن کچھ اپنی بھی اوقات اے یزید　　یہ جو ستم ہم آلِ نبیؐ پر کئے شدید
سبطِ نبیؐ کے قتل سے تجھ کو ہوئی ہے عید　　تو نے ہمارے مَرد تو پہلے کئے شہید
تشہیر پھر ہمیں کیا کوفے میں شام میں
اب سر کھُلے بُلایا ہے دربارِ عام میں

(۳۷)

تو کیا یہ ظلم عزت و ذلت کی ہے دلیل　　تو پیشِ رب بھی ہم سے معزّز ہے او ذلیل
مت بھول ہے غرور کی مدّت بہت قلیل　　ظالم کو ڈھیل دیتا ہے وہ عادلِ جلیل
مظلوم بعدِ ظلم بھی عزت نصیب ہے
ڈر بد نصیب ساعتِ ذلّت قریب ہے

(۳۸)

تیرے لئے امورِ جہاں تھے جو تابناک　　دیکھا ہمارے ملک ہیں خوف وخطر سے پاک
ملکیتِ عظیم کی بیٹھا لگا کے تاک　　آگے ہمارے تو نہ کر اونچی اکڑ کے ناک
مُہلت میں بھی بدی کا وہی ارتکاب ہے
تھم ناک کی رگڑ بھی خدا کا عذاب ہے

(۳۹)

انصاف کیا ہے اے طُلقا کے پسر یہی　　پردے میں عورتیں بھی کنیزیں بھی ہوں تری
اور رسول زادیاں ہوں بے ردا کھڑی　　ان پر پڑے نگاہ شریف و رذیل کی
سچ ہے حیا شراب کے پندار میں کہاں
غیرت لہو کی نسلِ جگر خوار میں کہاں

Scanned with CamScanner

(۴۰)

یہ ہاتھ تیرے شل نہ ہوں کیا کہہ کے دینگے داد　　وہ کشتگان بدر جو آئے ہیں تجھ کو یاد
رہ جا کہ تیری بھی وہی منزل ہے نامراد　　وہ آپ جل رہے ہیں جہنم میں بدنہاد
دینگے گزند جب تجھے جل جل کے تیرے ہاتھ
پھر خود کہے گا کاش یہ شل ہوتے تیرے ہاتھ

(۴۱)

اپنے ہی گوشت پوست کو خود چاک کر لیا　　دشمن خدا کے تو نے بگاڑا کسی کا کیا
مت جانیو کہ کر دیا شبیرؑ کو فنا　　سبطِ رسولؐ روح شہادت کی بن گیا
زندہ ہیں رزق پاتے ہیں پروردگار سے
کٹتی ہے روح بھی کہیں خنجر کی دھار سے

(۴۲)

لیکن یہ انقلاب یہ نیرنگ صبح و شام　　تو بیخ کے لئے بھی نہ لیتی میں تیرا نام
نانا رسولؐ پر ہے مگر اس کا انتقام　　تجھ سے سفیہ و پست سے زینبؑ ہو ہمکلام
اس وقت ہو گی تنگ زمیں ہر لعین پر
لعنت خدا کی برسے گی جب ظالمین پر

(۴۳)

ٹکرا لے خوب کوہِ حسد سے سرا اے یزید　　تجھ کو کھلی ہے عظمتِ پیغمبر اے یزید
مکر و فریب اور جو چاہے کر اے یزید　　جل دیکھ دیکھ کر ہمیں رفعت پر اے یزید
خورشید پر غبار تو ڈالا نہ جائے گا
نورِ محمدیؐ کا اجالا نہ جائے گا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۴)

شکرِ خدا کہ ہم ہوئے عزت سے سرفراز　　کونین کی تمام شرافت سے سرفراز
اوّل ہے انبیاء کی امامت سے سرفراز　　آخر ہے افتخارِ شہادت سے سرفراز
ہر حال میں خدا ہی ہمارا کفیل ہے
تیری مثال سورۂ اصحابِ فیل ہے

(۴۵)

تقریر شاہزادی نے جسدم تمام کی　　دربار چُپ ، یزید کو چُپ تھی لگی ہوئی
چاہا کہ دے جواب مگر عقل دنگ تھی　　بنتی ہو کوئی بات تو بولے بھی کچھ شقی
الفاظ جا کے پھنس گئے نٹّی میں حلق کی
گھگّی سی بندھ کے رہ گئی اس تنگِ خلق کی

(۴۶)

مُبہم تو کربلا نہ تھی فتح و شکست پر　　اب جیت شام میں ہوئی اعلیٰ کو پست پر
پانی پھرا یزید کے ہر بندوبست پر　　بیعت ہوئی حسینؑ کی زینبؑ کے دست پر
چھائے رہے یزید پہ یوں مستقل حسینؑ
جب تک جیا کہا کیا مالی و للحسینؑ

(۴۷)

یا شاہِ لافتیٰ نہ کہو مجھ سے ہیں حسینؑ　　ماں ہو پہ سیدہؑ نہ کہو مجھ سے ہیں حسینؑ
ہیں پھر بھی مصطفیؐ نہ کہو مجھ سے ہیں حسینؑ　　زینبؑ کا واسطہ نہ کہو مجھ سے ہیں حسینؑ
بے شک سبھوں سے ہیں کہ ہیں سبطِ نبی حسینؑ
لیکن ہمیں ملے ہیں فقط زینبی حسینؑ

شفق ۱۰

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

بھائی نے کربلا کی مہم جیسے کی تھی سر   زینبؑ سوئے مدینہ چلی شام جیت کر
داخل ہوئی جو روضۂ اقدس میں اے آثرؔ   بولی بچھا کے خوں بھرے کرتے کو قبر پر
ہو حوصلہ تو منظرِ غیرت دکھاؤں میں
دیکھو تو نانا پشت کی حالت دکھاؤں میں

....

لہو پانی ایک

پنجتن میں احدیت کی ہے تابانی ایک   آئینے پانچ مگر جلوۂ یزدانی ایک
شہ کے انصار میں الفت کے ہیں یکساں جلوے   دل بہتر ہیں مگر جذبۂ ایمانی ایک
نہروانِ علیؑ و نہر فراتِ عباسؑ   گھاٹ تھے تیغ کے دو باڑھ پہ تھا پانی ایک
کیا بھٹکتے ہو رہِ آلِ محمدؐ پہ چلو   ایک ہے ایک فقط جادۂ ایمانی ایک
حشر تک سجدے میں پیشانیاں جھکتی ہی گئیں   سجدہ خنجر تلے یوں کر گئی پیشانی ایک
پانی بچوں کے مقدر کا نہ تھا آ نہ سکا   کیا عباسؑ جری نے تو لہو پانی ایک
تہلکہ ڈالے چلی جاتی ہے سرداروں میں   ضربِ تقریر سے بپھری ہوئی سیدانی ایک
بعدِ اکبرؑ کوئی، ہمشکلِ پیمبرؐ نہ ہوا   سارے عالم میں یہ تصویر تھی لاثانی ایک
قاسمؑ، عباسِؑ علیؑ، اکبرؑ و اصغرؑ، شبیرؑ   ایک سے بڑھتی چلی جاتی ہے قربانی ایک
مامتا ماں کی یہ کہتی تھی منایا تو بہت   ایسے مچلے تھے نہ اصغر نے مری مانی ایک
بیکسی کہتی تھی زینبؑ کی خدا خیر کرے   دشمن جاں ہیں بہت فاطمہؑ کا جانی ایک
مغفرت میں مری ناکام رہے میرے عمل
کام آئی تو آثرؔ شہ کی ثنا خوانی ایک